بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت احمدیہ قادیان کے عقائد اور رویوں میں سخت تضاد

معزز قارئین کرام

سورۃ نور کی آیت ۵۶ (آیت استخلاف) کے مطابق محمدی خلافت علیٰ منہاج نبوت کے تیرھویں خلیفہ (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحات ۱۹۴،۱۹۳)، مجدد صدی چہاردہم اور محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو چلہ ہوشیار پور میں اللہ تعالیٰ نے ایک نشان رحمت کی "زکی غلام" کی صورت میں بشارت بخشی تھی۔ آپؑ نے اُسے "مصلح موعود" کے لقب سے (تذکرہ۔ صفحہ ۱۳۰) ملقب کیا تھا مصلح موعود کا مطلب تھا آئندہ پندرھویں صدی ہجری کے سر پر جماعت احمدیہ میں روح القدس پاکر مبعوث ہونیوالا مجدد موعود۔ محمودی پاپائیت کے بانی جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنے جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کے بعد اور پھر بعد ازاں آپکے جانشینوں نے حدیث مجددین (جسے حکم و عدل حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنی تحریروں میں صدہا دفعہ سچی حدیث قرار دیا ہوا ہے) کے حوالہ سے اپنا عقیدہ، رویہ اور بیان بدلنا شروع کر دیا۔ اِنا للہِ واِنا الیہ راجعون۔ [ثبوت کیلئے ویب سائٹ الغلام پر سے مضمون نمبر ۱۲۵ صفحات ۷ تا ۱۲ پڑھیں] علاوہ اِسکے اِسی ویب سائٹ پر نیوز نمبر ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴ بھی ضرور پڑھیں۔ حدیث مجددین کی حقانیت کے حوالہ سے آپکے علم میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔

اِسی حدیث مجددین کی حقانیت کے متعلق افادۂ عام کیلئے ایک قادیانی نامور مولوی بلکہ یکے از خالدین احمدیت جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کا نقطہ نظر اِس مقصد اور غرض و غایت کیلئے تحریر کیا جارہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اس سے کسی قبرستانی احمدی کو اپنے نام نہاد خلیفوں اور نام نہاد مولویوں کی حدیث مجددین کے متعلق جعلسازیوں اور کذب بیانیوں کا یقین ہو جائے۔ اور پھر نتیجتاً وہ اِن قبرستانی نام نہاد

خلیفوں یا محمودی پوپوں اور اپنے دنیا پرست مولویوں پر دو حرف بھیج کر اِن جعلسازوں کے چنگل سے

رُستگاری پانے کیلئے جرأت کر سکے۔ آمین

Click here!

جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم (یکے از خالد احمدیت) کی مشہور
زمانہ پاکٹ بک کے صفحہ 367 تا 370 کا عکس نظر نواز ہے
حسن ظن سے کام لوں تو ان چاروں صفحات پر مشتمل مضمون کلیتہً ان
کے ذہن سے محو ہو گیا تھا۔ وگرنہ کوئی کیسے کہہ سکتا ہے کہ "مجدد کا ذکر
نہ قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں"۔
ان کو تو کسی حد تک رعایت دی جا سکتی ہے کیونکہ نہ علم نہ حکمت اور نہ حسن کلام
غزالی دوراں تو خدا کی قسمیں اٹھا اٹھا کر یقین دلا رہے تھے کہ خدا کی
قسم دنیا اب کسی مجدد کا منہ نہ دیکھے گی"۔
ہم بھی وہاں موجود تھے۔ عرض کہ حضور!
خدا کے واسطے نہ کھائیے جھوٹی قسمیں۔ ہمیں یقین ہوا ہمیں اعتبار آیا
اگر بدظنی سے کام لیا جائے تو اک ہزار صورت خرابی کی ہے
ہم بھلا سقراط ہیں کیا!

پندرہویں دلیل:۔

حدیث شریف میں ہے:۔

”عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا.“

(ابو داؤد کتاب الملاحم باب ما یذکر فی قرن المائة و مشکوٰة کتاب العلم

کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث فرمایا کرے گا جو آکر دین کی تجدید کرے گا۔

صحت حدیث

وَقَدْ اِتَّفَقَ الْحُفَّاظُ عَلٰی تَصْحِیْحِ هٰذَا الْحَدِیْثِ مِنْهُمُ الْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الْمُدْخَلِ وَ مِمَّنْ نَصَّ عَلٰی صِحَّتِهٖ مِنَ الْمُتَاَخِّرِیْنَ الْحَافِظُ

ابْنُ حَجَرٍ . (حجج الکرامہ از نواب صدیق حسن خان صاحب صفحہ ۳۳ مطبع شاہجہانی بھوپال) کہ استادانِ حدیث کا اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے۔ ان میں سے حاکم نے مستدرک میں بیہقی نے مدخل میں اس کو لکھا ہے اور متاخرین میں سے جن لوگوں نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ان میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ بھی ہیں۔

(ب) ''هٰذَا الْحَدِيْثُ اتَّفَقَ الْحُفَّاظُ عَلَى الصَّحِيْحِ مِنْهُمُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرِكِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ.'' مرقاۃ الصعود شرح ابن داؤد زیر حدیث ھٰذا) یعنی استادان حدیث کا اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے۔ جن میں سے امام حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے مدخل میں اس حدیث کی صحت کا اقرار کیا ہے۔

(ج) علامہ سیوطی اپنے رسالہ ''تنبیہ'' میں لکھتے ہیں:۔

''اِتَّفَقَ الْحُفَّاظُ عَلٰى صِحَّتِهٖ.'' کہ تمام محدثین اس حدیث کی صحت پر متفق ہیں نیز اپنی کتاب جامع الصغیر جلد ا صفحہ ۷۴ باب الالف میں بھی اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

(د) حجج الکرامہ از نواب صدیق حسن خان صاحب مطبع شاہجہانی بھوپال میں لکھا ہے:۔

''چنانچہ در حدیث مشہور آمدہ است اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ الخ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ . اَلْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَعْرِفَةِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ'' کہ مشہور حدیث میں ہے کہ ہر صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ مجدد مبعوث کیا کرے گا۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور امام حاکم اور بیہقی نے معرفہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(ھ) یہ حدیث ابوداؤد میں ہے جو صحاح ستہ میں سے ہے۔

ضروری نوٹ:۔ بعض غیر احمدی دوست جب عاجز آجاتے ہیں تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ مجدد کے لئے دعویٰ کرنا ضروری نہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ اس صدی کا مجدد دنیا میں موجود ہو (رشید احمد گنگوہی وغیرہ) مگر اس نے دعویٰ نہ کیا ہو۔ کیا کسی پہلے مجدد نے بھی دعویٰ مجددیت کیا ہے؟

اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیے کہ:۔

← ا۔ تمام گزشتہ مجددین کی جملہ تحریرات ہمارے پاس محفوظ نہیں ہیں تا کہ ہم ہر ایک کا دعویٰ ان کی اپنی زبانی دکھا سکیں۔ ہاں جن مجددین کی بعض تحریرات محفوظ ہیں ان میں سے تین کا دعویٰ درج کیا جاتا ہے۔

ا۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ تحریر فرماتے ہیں:۔

حب ایں علوم ومعارف مجدد ایں الف است کَمَا لَا یَخْفٰی عَلَی النَّاظِرِیْنَ فِیْ عُلُوْمِہٖ وَ مَعَارِفِہٖ ..... وبدانند کہ برسر مائۃ مجددی گزشتہ است، اما مجدد مائۃ دیگر است ومجدد الف دیگر۔ چنانچہ درمیان مائۃ والف فرق است، درمجددین اینہا نیز ہمانقدر فرق است بلکہ زیادہ ازاں۔

(مکتوبات امام ربانی جلد۲ صفحہ۱۴، ۱۵ مکتوب چہارم)

ب۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:۔

"قَدْ اَلْبَسَنِیَ اللّٰہُ خِلْعَۃَ الْمُجَدَّدِیَّۃِ."

(تفہیمات الٰہیہ بحوالہ حجج الکرامہ ازنواب صدیق حسن خان صاحب صفحہ۱۳۸ مطبع شاہجہانپوری بھوپال)

ج۔ حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں:۔

"اِنِّیَ الْمُجَدِّدُ." (حجج الکرامہ ازنواب صدیق حسن خان صاحب صفحہ۱۳۸ مطبع شاہجہانپوری بھوپال)

۲۔ اگر فرض بھی کرلیا جائے کہ عام طور پر دعویٰ کرنا ضروری نہیں پھر بھی ہم کہتے ہیں کہ چودھویں صدی کے مجدد کے لئے دعویٰ کرنا ضروری تھا۔ کیونکہ بقولِ شما "جھوٹا مجدد" (نعوذ باللہ) میدان میں کھڑا للکار رہا تھا۔

"ہائے! یہ قوم نہیں سوچتی کہ اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں تھا تو کیوں عین صدی کے سر پر اس کی بنیاد ڈالی گئی اور پھر کوئی بتلا نہ سکا کہ تم جھوٹے ہو اور سچا فلاں آدمی ہے۔"

(ضمیمہ اربعین نمبر۳، ۴۔ روحانی خزائن جلد۱۷ صفحہ۴۶۹)

"افسوس اِن لوگوں کی حالتوں پر۔ ان لوگوں نے خدا اور رسول کے فرمودہ کی کچھ بھی عزت نہ کی اور صدی پر بھی سترہ برس گذر گئے مگر ان کا مجدد اب تک کسی غار میں پوشیدہ بیٹھا ہے۔"

(اربعین نمبر۳۔ روحانی خزائن جلد۱۷ صفحہ ۳۹۹)

پس اگر اس وقت کوئی "سچا مجدد" بھی بقولِ شما بقیدِ حیات موجود تھا (جس کو خدا تعالیٰ نے اُمت محمدیہ کو گمراہی سے بچانے کے لئے مبعوث کیا ہوا تھا) تو اس کا فرض تھا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بالمقابل دعویٰ کر کے اُمت محمدیہ کو گمراہی سے بچاتا۔ ان حالات میں اس کا خاموش رہنا تو "اَلسَّاکِتُ عَنِ الْحَقِّ شَیْطَانٌ اَخْرَسُ" (تذکرۃ الاولیاء صفحہ۳۹۰ باب ۸۶) کے مطابق اس کو "گونگا شیطان" قرار دیتا ہے۔ چہ جائیکہ اس کو "مدعی مفقود اور گواہ موجود" کا مصداق بناتے ہوئے مضحکہ خیز طور پر "مجدد" قرار دیا جائے۔

فہرست مجددین اُمت محمدیہ

(۱) پہلی صدی:۔حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ۔

(۲) دوسری صدی:۔حضرت امام شافعیؒ (احمد بن حنبل)۔

(۳) تیسری صدی:۔حضرت ابوشریحؒ وابوالحسن الشعریؒ۔

(۴) چوتھی صدی:۔حضرت ابوعبیداللہ نیشاپوری وقاضی ابوبکر باقلانی رحمۃ اللہ علیہم۔

(۵) پانچویں صدی:۔حضرت امام غزالیؒ۔

(۶) چھٹی صدی:۔حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۷) ساتویں صدی:۔حضرت امام ابن تیمیہؒ وحضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری۔

(۸) آٹھویں صدی:۔حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ وحضرت صالح بن عمر رحمۃ اللہ علیہ۔

(۹) نویں صدی:۔حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۰) دسویں صدی:۔حضرت امام محمد طاہر گجراتی رحمۃ اللہ علیہ۔(حجج الکرامۃ صفحہ ۳۹۵،۳۹۶)

(۱۱) گیارہویں صدی:۔حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ۔(حجج الکرامۃ صفحہ ۳۹۵،۳۹۶)

(۱۲) بارہویں صدی:۔حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۳) تیرہویں صدی:۔حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۴) چودہویں صدی:۔''و بر سر مائۃ چہاردہم کہ دہ سال کامل آنرا باقی است۔اگر ظہورِ مہدی علیہ السلام ونزولِ عیسیٰؑ صورت گرفت۔پس ایشاں مجدد و مجتہد باشند''۔

(حجج الکرامہ از نواب صدیق حسن خان صاحب صفحہ ۱۳۵ تا ۱۳۹ مطبع شاہجہان پوری بھوپال)

کہ چودہویں صدی کے سر پر جس کو ابھی پورے دس سال باقی رہتے ہیں اگر مہدی اور مسیح موعودؑ ظاہر ہو گئے تو وہی چودہویں صدی کے مجدد ہوں گے۔

ب۔پس تو اں گفت کہ دریں دہ سال کہ از مائۃِ ثالث عشر باقی است ظہور کند یا بر سر چہاردہم۔''

(حجج الکرامہ از نواب صدیق حسن خان صاحب صفحہ ۴۱ مطبع شاہجہان پوری بھوپال)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عین وقت (چودھویں صدی کے سر) پر ظاہر ہوئے پس اگر آپ مجدد نہیں ہیں تو کوئی اور مجدد بتاؤ۔جو چودہویں صدی کے سر پر آیا ہو۔اگر کوئی غیر مسلم تم سے

پوچھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق چودھویں صدی کا مجدد کہاں ہے تو اسے کیا جواب دو گے؟

اب تو چودھویں صدی میں سے بھی ۷۲ برس گزر گئے۔ سچ تو یہی ہے کہ ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

(مسیح موعودؑ)

پس خدا کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر تبر نہ چلاؤ اور مخالفین اسلام کو اسلام پر مزید اعتراضات کرنے کا موقع نہ دو۔